12945 -کیا بچہ اٹھا کر طواف کرنے والے کے ذمہ دو طواف ہیں یا کہ ایک ہی طواف کافی ہوگا

سوال

میں نے فریضہ حج ادا کرنے کا عزم کیا ہے اور میرے ساتھ بچہ بھی ہے توکیا مجھ پر یہ لازم ہے کہ پہلے میں اپنا طواف کروں اور پھر دوسرا طواف بچے کی جانب سے یا میں ایک ہی طواف اور سعی پر اکتفا کرلوں ؟

پسندیدہ جواب

علماء کرام اس پر متفق ہیں کہ بچے کا حج صحیح ہے ، اورامام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے کہ اس سے کفارہ واجب ہونے کا کوئی تعلق نہیں , اور علماء کرام اس پر بھی متفق ہیں کہ بچے کا یہ اس کا فرضی حج نہیں ہوگا اس لیے بالغ ہونے کے بعد اسے دوسرا حج کرنا ضروري ہے .

بچے کے حج کی تین حالتیں ہیں :

پہلی حالت : بچہ چلنے پر قادر ہو تو اس حالت میں وہ اپنا طواف خود ہی کرے گا .

دوسري حالت : بچہ چلنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو اور تمیز کرسکتا ہو تو اس حالت میں بچے کو اٹھانے والا اپنی اور بچے کی جانب سے نیت کرے تو ایک طواف اور سعی دونوں کی جانب سے کافی ہے .

تیسري حالت : بچہ بالکل چھوٹا ہو اور تمیز بھی نہ کرسکے تو اس حالت میں بھی اس کا ولی یا بچے کو اٹھانے والا اس کی جانب سے نیت کرے تو دونوں کی جانب سے ایک طواف اور سعی کافی ہوگی ان دونوں کی حالت سوار کے حالت کے قریب ہے .

اور بعض علماء کرام یہ کہتے ہیں کہ پہلے اپنا طواف کرے اور پھر دوسرا طواف بچے کی جانب سے .

لیکن پہلا قول ہی صحیح ہے صحیح مسلم میں مندرجہ ذیل حدیث مروي ہے :

ابن عیینہ ابراھیم بن عقبہ سے وہ کریب مولی ابن عباس سے اور وہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنھما سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ وسلم سے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو روحاء نامی جگہ پر ایک ایک قافلہ ملا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کون لوگ ہیں ؟ انہوں نے جواب دیا کہ مسلمان ، تو وہ کہنے لگے آپ کون ہیں ؟ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا رسول ہوں .

تو ایک عورت نے ایک بچہ نبی صلی علیہ وسلم کے سامنے کیا اور کہنے لگی : کیا اس کا بھی حج ہے ؟ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ہاں اور تجھے اس کا اجر ملے گا . صحیح مسلم (1336).

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ اپنی اور اس کی جانب سے دو طواف کرنا ، اور ضرورت کے وقت سے بیان میں تاخیر جائز نہیں .

ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالی کا یہی مسلک ہے اورابن منذر نے بھی اسے اختیار کیا ہے اورابومحمد بن حزم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب المحلی (320/5) میں کہا ہے کہ ہم بچے کا حج مستحب قرار دیتے ہیں چاہے وہ چھوٹا ہویا بڑااس کا حج ہے اوراجروثواب بھی لیکن یہ حج نفلی ہوگا اوراسے کروانے والے کو بھی اجروثواب حاصل ہوگا، اوربچہ بھی احرام والے کی طرح احرام کی ممنوعات سے اجتناب کرے اوراگروہ کسی ایسی چیز کا ارتکاب کرلے جواس کے لیے حلال نہیں تواس پر کچھ لازم نہیں آئے گا، اوراگروہ طاقت نہ رکھے تواس کا طواف بھی کیا جائے گا اوراس کا جانب سے رمی بھی کی جائے گی، اسے (اٹھاکر) طواف کروانے والے کے لیے اپنا ایک ہی طواف کافی ہے.

اس لیے کہ اس اورسوار کے مابین کوئی فرق نہیں اس لیے اٹھانے والے اورجسے اٹھایا گیا ہے دونوں کی جانب سے ادا ہوجائے گا. واللہ اعلم.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ کا کہنا ہے: اگراٹھانے والے شخص نے اس کی جانب سے جسے اس نے اٹھایا ہوا کے طواف اورسعی کی نیت کرے توصحیح قول کے مطابق ادائیگی ہوجائیگی، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کوجس نے بچے کے حج کے متعلق سوال کیا تھا یہ حکم نہیں دیا کہ وہ اس کی جانب سے علیحدہ طواف کرے اگریہ واجب ہوتا تورسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ضروربیان کرتے.

دیکھیں: مجموع فتاوي الشیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ (257/5)

اورشیخ ابن جبرین سے سوال کیا گیا توان کا جواب تھا:

جب بچے کا احرام صحیح ہے توپھراس کا ولی اس کے بارہ میں مسئول ہوگا وہ اسے احرام کے کپڑے پہنائے اوراس کی جانب سے حج وعمرہ کی نیت کرے اورتلبیہ کہے، طواف اورسعی میں اس کا ہاتھ تھامے، اوراگربچہ عاجزہو یعنی چھوٹا ہویا دودھ پیتا ہوتواسے اٹھانے میں کوئی حرج نہیں اورصحیح یہی ہے کہ بچے کواٹھانے والے اورجس نے اٹھارکھا ہے دونوں کی جانب سے ایک طواف ہی کافی ہے.

دیکھیں: فتاوي الاسلامیۃ (182/2)

واللہ اعلم.